ائے می جموڑا The day I left home for the city



ens Samrina Sana ااا آعا English (حس



## Global Storybooks

globalstorybooks.net

ارُ وہ دن جب میں نے شہر کے لیے گھر چھوڑا برنانہ مطۂ مصمط Hall Web adT

The day I left home for the city

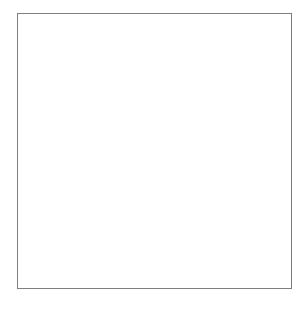
Lesley Koyi, Ursula NafulaBrian WambiSamrina Sana (ur)



This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

https://creativecommons.org/licenses/by/4.0





میرے گاوں کا چھوٹا سا بس سٹاپ لوگوں اور بھری ہوئی بسوں میں مصروف تھا۔ زمین پر رکھنے کے لیے اور بھی سامان مو جود تھا۔ کنڈکٹر اُن جگہوں کا نام چلا کر بتا رہے تھے کہ بسیں کہاں جا رہی ہیں۔

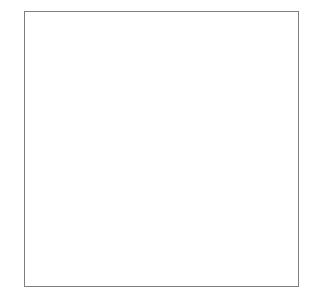
. . .

The small bus stop in my village was busy with people and overloaded buses. On the ground were even more things to load. Touts were shouting the names where their buses were going.

شهر! شهر! مغرب کی جانب! میں نے ایک کنٹکٹر کو چلاتے ہوئے سُنا۔ یہ وہی بس تھی جو میں نے پکڑنی تھی۔

. . .

"City! City! Going west!" I heard a tout shouting. That was the bus I needed to catch.



شہر کی بس تقریباً بھر چکی تھی لیکن مزید لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے کو دھکا دے رہے تھے۔ کچھ لو گوں نے اپنا سلان بس کے نیچے رکھا باقیوں نے اپنا سلان اندر بنے خانوں میں رکھ دیا۔

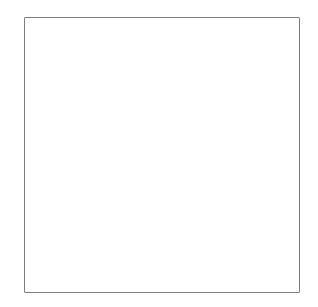
• • •

The city bus was almost full, but more people were still pushing to get on. Some packed their luggage under the bus.
Others put theirs on the racks inside.

واپس جانے والی بس تیزی سے بھر رہی تھی۔ جلد ہی وہ مشرق کا راستہ اختیار کر لے گی۔ میرے لیے اب سب سے ضروری کام اپنے چچا کے گھر کو ڈھونڈنا تھا۔

. .

The return bus was filling up quickly. Soon it would make its way back east. The most important thing for me now, was to start looking for my uncle's house.



نئے مسرفروں نے اپنے ٹکٹ لاتھوں میں دبائے اور بھری بوئی بس کا کوئی خالی کونا اپنے لیے ڈھونڈنے لگے جہرں وہ بیٹھ سکیں۔ عورتوں اور چھوٹے بچوں نے اُنہیں لمبے سفر کے لیے سکون پہنچایا۔

. . .

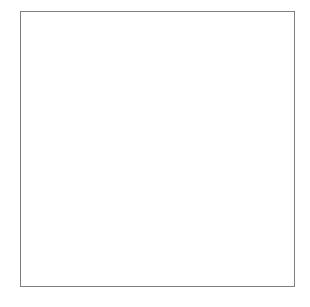
New passengers clutched their tickets as they looked for somewhere to sit in the crowded bus. Women with young children made them comfortable for the long journey.

ئوں ب*عد* میں گاوں کے لیے واپس جانے والی ل

نو گهنٹوں بعد میں گاوں کے لیے واپس جانے والی لگائی گئی آوازوں کے شور سے نیند سے بیدار ہوا۔ میں نے اپنا چھوٹا سے بیگ دبوچا اور بس سے باہر چھلانگ لگا دی۔

. .

Nine hours later, I woke up with loud banging and calling for passengers going back to my village. I grabbed my small bag and jumped out of the bus.



میں آگے جا کر ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا۔ میرے آگے بیٹھے آدمی نے سبز رنگ کا ایک پلاسٹک کا تھیلا اپنے ہاتھوں میں دبا رکھا تھا۔ اُس نے پرانے جو تے پہنے تھے، ایک پھٹا ہوا کوٹ اور وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

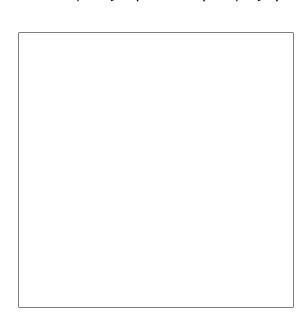
• • •

I squeezed in next to a window. The person sitting next to me was holding tightly to a green plastic bag. He wore old sandals, a worn out coat, and he looked nervous.

راستے میں، میں نے اُس جگہ کا نام یاد کیا جہاں بڑے شہر میں میرے چچا رہتے ہیں۔ میں ابھی بھی اُسے بُڑ بڑا رہا تھا جب میری آنکھ لگی۔

. . .

On the way, I memorised the name of the place where my uncle lived in the big city. I was still mumbling it when I fell asleep.



میں نے بس سے باہر دیکھ اور مجھے اس بات کا احساس بوا کہ میں اپنا گاوں چھوڑ کر جا رہر ہوں، وہ جگہ جہل میں بڑا ہوا۔ میں ایک بڑے شہر جا رہر تھ۔

. .

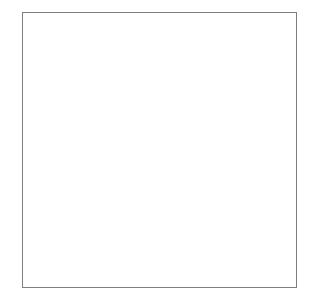
I looked outside the bus and realised that I was leaving my village, the place where I had grown up. I was going to the big city.

بیرا دهغ گهر کی طرف جهک<sup>ر</sup>. کیا میری هر

لیکن میرا دهرغ گهر کی طرف جهکے۔ کیا میری هی محفوظ بوگی؟ کیا میرے خرگوش کوئی پیسہ لا سکیں گے؟ کیا میرا بھکئی میرے چھوٹے پودوں کو پانی دے گا؟

. .

But my mind drifted back home. Will my mother be safe? Will my brother remember to water my tree seedlings?



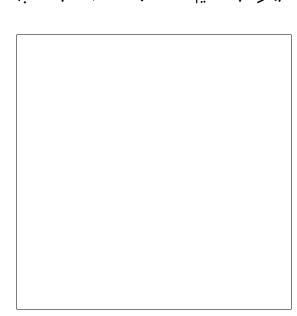
سامان مکمل ہو چکا تھا اور مسافروں نے اپنی اپنی جگہ لے لی تھی۔ سامان بیچنے والے ابھی بھی دھکا دے کر بس کے اندر اپنا سامان بیچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر کوئی چلا رہا تھا جو چیز اُس کے پاس بیچنے کے لیے موجود تھی۔ اُن کے الفاظ میرے لیے مزاحیہ تھے۔

. . .

The loading was completed and all passengers were seated. Hawkers still pushed their way into the bus to sell their goods to the passengers. Everyone was shouting the names of what was available for sale. The words sounded funny to me.

سفر کے دوران، بس کے اندر گرمی کی شدت اور بڑھ گئی۔ میں نے نیند کی امید کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔

As the journey progressed, the inside of the bus got very hot. I closed my eyes hoping to sleep.



چند مسرفروں نے مشروب خریدے باقیوں نے کھنے والی چیزیں اور اُنہیں چبانا شروع ہو گئے۔ وہ لوگ جن کے پاس میری طرح پیسہ نہیں تھ صرف دیکھتے رہے۔

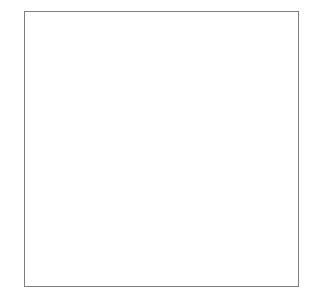
. .

A few passengers bought drinks, others bought small snacks and began to chew. Those who did not have any money, like me, just watched.

جیسے ہی بس، بس سٹاپ سے نکلی میں نے کھڑکی سے باہر جھانکہ میں نے سوچا کہ کیا کبھی میں دوبارہ گاوں واپس آپاوں گا۔

. . .

As the bus left the bus stop, I stared out of the window. I wondered if I would ever go back to my village again.



یہ سرگرمیاں بس کے مسلسل ہارن کی وجہ سے متاثر ہو رہی تھیں لیکن یہ ایک نشانی بھی تھی کہ ہم جانے کے لیے تیار ہیں۔ کنڈکٹر سلامان بیچنے والوں پر بہت زور سے چلایا کہ وہ باہر چلے جائیں۔

. . .

These activities were interrupted by the hooting of the bus, a sign that we were ready to leave. The tout yelled at the hawkers to get out.

سامان بیچنے والے ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے بس سے باہر نکلے۔ کچھ نے مسافروں کو بقایا دیا جبکہ باقیوں نے آخری وقت میں اپنی چیزیں بیچنے کی کو شش کی۔

Hawkers pushed each other to make their way out of the bus. Some gave back change to the travellers. Others made last minute attempts to sell more items.